قادیانیت

قومی اسمبلی میں حکومت اور حزب اختلاف کی قراردادوں کا متن

حکومت کی قرارداد

منکرینِ ختمِ نبوت کی حیثیت ؟

سیکرٹری

قومی اسمبلی پاکستان ۔ اسلام آباد

جناب عالی ! میں قومی اسمبلی کے قواعد ضابطہ کار و انصرام کارروائی ۱۹۷۳ء کے قاعدہ ۲۰۵ کے تحت حسب ذیل تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیتا ہوں۔

کہ ایوان ہذا ایک خاص کمیٹی مقرر کرے جو سارے ایوان پر مشتمل ہو اور جس میں وہ اشخاص شامل ہوں جنہیں ایوان میں تقریر کرنے یا بصورت دیگر اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق حاصل ہے۔ اس کمیٹی کا چیئرمین اسپیکر ہوگا۔ اور اس کے حسب ذیل فرائض ہوں گے۔

۱۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر یقین نہ رکھنے والے اشخاص کی اسلام میں حیثیت کے سوال پر بحث کرنا۔

۲۔ کمیٹی کی جانب سے صراحت کردہ مدت کے اندر کمیٹی کے اراکین کی طرف سے تجاویز، مشورے، قراردادیں وغیرہ موصول کرنا اور ان پر غور کرنا۔

۳۔ کمیٹی کی جانب سے غور و خوض گواہوں پر جرح اور دستاویزات، اگر کوئی ہوں، پر غور کے نتیجہ میں مذکورہ مسئلہ کے تعین کے لئے سفارشات پیش کرنا۔

کمیٹی کا کورم ۴۰ اراکین پر مشتمل ہوگا جن میں سے ۱۰ قومی اسمبلی میں حکومت کی مخالف جماعتوں سے لئے جائیں گے۔

دستخط

عبدالحفیظ پیرزادہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور

حزب اختلاف کی قرارداد

صریح واضح اور غیر مبہم مطالبہ

جناب اسپیکر

قومی اسمبلی پاکستان

محترمی! ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں:۔

چونکہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے، آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا، نیز چونکہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان، بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اسکی کوششیں، اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھیں۔

چونکہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

نیز چونکہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، چاہے وہ مرزا غلام احمد مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز چونکہ اس کے پیروکار چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے، اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز چونکہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں، جو مکۃ المکرمہ کے مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر انتظام ۶ اور ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ۱۴۰ مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنی چاہئے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تاکہ اس اعلان کو مؤثر بنانے کے لئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کیلئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔

۱۔ دستخط مولانا مفتی محمود

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری

۳۔ دستخط مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی۔
۴۔ " پروفیسر غفور احمد
۵ " مولانا سید محمد علی رضوی
۶ " مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک)
۷ " چوہدری ظہور الٰہی
۸ " سردار شیر باز خان مزاری
۹ " مولانا ظفر احمد انصاری
۱۰ " جناب عبدالحمید جتوئی
۱۱ " صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری
۱۲ " جناب محمود اعظم فاروقی
۱۳ " مولانا صدر الشہید
۱۴ " مولوی نعمت اللہ
۱۵ " جناب عمرہ خان
۱۶ " مخدوم نور محمد
۱۷ " جناب غلام فاروق
۱۸ " سردار مولا بخش سومرو
۱۹ " سردار شوکت حیات خان
۲۰ " جناب علی احمد تالپور
۲۱ " راؤ خورشید علی خان
۲۲ " رئیس عطا محمد خان مری

بعد میں حسب ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کئے

۲۳ " نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی
۲۴ " جناب غلام حسن خان دھاندلا
۲۵ " جناب کرم بخش اعوان
۲۶ " صاحبزادہ محمد نذیر سلطان
۲۷۔ دستخط مہر غلام حیدر بھروانہ
۲۸۔ " میاں محمد ابراہیم برق
۲۹۔ " صاحبزادہ صفی اللہ
۳۰۔ " جناب نعمت اللہ خان شنواری
۳۱۔ " ملک جہانگیر خان
۳۲ " جناب عبدالسبحان خان
۳۳ " جناب اکبر خان مہمند
۳۴ " میجر جنرل جمال دار
۳۵ " حاجی صالح خان
۳۶ " جناب عبدالمالک خان
۳۷ " خواجہ جمال محمد کوریجہ

ملت اسلامیہ ملک پاک
کی ترجمان
ہفت روزہ ترجمان حق
جو موجودہ پُرفتن دور میں لادینیت، قادیانیت
اور ماڈرن ازم کے خلاف عرصہ دو سال
سے برسرپیکار ہے۔
فی پرچہ پچیس پیسے سالانہ چندہ ۱۲ روپے
مینیجر